وَاللّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ

ازواج نبیؐ

مؤلفہ

آغا مہدی لکھنوی

مدیر الواعظ

مطبوعہ الواعظ صفدر پریس لکھنؤ

قیمت ۲/ علاوہ محصول ڈاک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سبب تالیف

۲؍جون سنہ ۸۴ء کو فخر ملت حاجی وزائر جناب محمد جعفر صاحب شریف دیوجی دام اقبالہٗ نے ممباسہ دملک افریقہ سے بعض ازواج نبی کے نام لیکر استفتا کیا تھا کہ حضرت ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے ساتھ کیوں نکاح کیا ممدوح کی ذات والا صفات سے قوم میں کون نہیں واقف، میری نظر میں اس استفتا کا منشا احترام اور افادی حیثیت تھی اس لئے قلم اٹھایا اور بعض علل واسباب عقلی ونقلی حوالہ قلم کئے اور ممدوح کو جواب سے مطلع کیا۔

اس کے ساتھ مجھے محسوس ہوا کہ اس وقت جو کچھ لکھا تھا وہ تشنۂ تفصیل ہے لہذا سوال کی اہمیت مقتضی ہوئی کہ مسئلہ کے ہر پہلو پر تبصرہ ہو اور سلسلہ کلام میں اور ردّ ازواج، امہات ائمہ، سورہ تحریم کے حقائق بھی اسلام کی معتبر کتابوں سے منظر عام پر آجائیں

مقصد نیک تھا تو خدا نے توفیق شامل حال فرمائی اور میں نے حتی الوسع مکمل بحث کے بعد قلم روکا یہ ملحوظ خاطر رہے کہ جو کچھ میں نے نذر قرطاس کیا ہے وہ سب حاجی صاحب کی مبارک تحریک کا اثر ہے اور حدیث معصوم الدال کفاعلہ نے خدمت دین کے اجر وثواب کا رخ محرک کی طرف پھیر دیا ہے بیشک جو کسی امر خیر کی طرف دعوت دینے والا ہوتا ہے وہ نگاہ قدرت میں مثل کام کرنے والے کے مستحق جزا ہے اللھم تقبل منّا انک انت السمیع العلیم۔

مؤلف

(فقیر باب اہلبیت) آغا مہدی لکھنوی

ما قولکم مد ظلکم

جناب ختمی مرتبت صلعم نے ام المومنین بی بی عائشہ اور حفصہ کے ساتھ کیوں شادی کی حالانکہ اُن سے بخوبی واقف تھے ازدواج کا معاملہ معمولی نہیں ہے بعد تفحص کے طے پاتا ہے معمولی شخص بھی بعد واقفیت ایسے نکاح کرنے کو پسند نہیں کرتا ہے چہ جائیکہ رسول، اس میں کونسی مصلحت تھی جو قابل قبول عوام بھی ہو اور مسکت جواب بھی ہو میں نے چند علماء سے اسے دریافت کیا جواب نہ پایا آپ ضرور ارشاد فرمائیں والسلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ،

حررہ احقر

محمد جعفر شریف دیوجی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب باللہ التوفیق

ازدواج نبی کے موضوع پر قلم فرسائی مختلف لوگ کر چکے ہیں مگر اس وقت تک کوئی ایسی حقیقت دنیا کے سامنے نہیں آئی جو علوم اہلبیت کی علمبردار اور حق و انصاف کی حمایت کرے اس بحث میں کسی نے اکثریت میں جذب ہو کر جسکو ستارہ صفت کا حق نہ تھا اسکی تعریف کے پل باندھ دیے کوئی مخالفین کی کورانہ تقلید میں صاحب فضل و شرف خواتین کے بھی دامن پر دھبہ لگانے کو تیار ہو گیا افراط و تفریط کے جذر و مد کو دیکھکر عرصہ سے میرا خیال تھا کہ اس وادی میں قدم رکھوں اور مسئلہ کو یوں طے کر دوں کہ دیگر انبیاء و مرسلین کے ازدواج کے بارے میں جو شبہات صفحۂ تاریخ پر آ گئے ہیں وہ بھی دور ہو جائیں اور ازدواج انبیاء میں جو قابل احترام ہستیاں ہیں اُن کا بھی ضمنی تعارف ہو جائے۔

جسطرح قابیل اور برادران یوسف کے کرتوت نے اخوت کو بدنام کر دیا اسی طرح حضرت نوح کی بی بی اور جناب لوط کی رفیقۂ حیات نے زوجیت کا کوئی وزن باقی نہیں رکھا لیکن ضروری نہیں ہے کہ دنیا میں سب برے ہی آباد ہوں ہمیشہ اشرار میں اخیار کی مقدس ہستیاں نظر آتی ہیں بڑی تعداد میں نہ سہی اقلیت ہی میں سہی مگر کارگاہ ہستی نیک اور مخلص بندوں سے کبھی خالی نہیں رہی اور نہ آئندہ صفحۂ ہستی ایسے نفوس کے ذکر سے سادہ ہوگا قرآن مجید کی یہ آزادانہ رائے ہے کہ وہ شخصیت سے مرعوب ہونے کا سبق نہیں دیتا اور نسبی یا سببی رشتہ کو سبب عزت نہیں قرار دیتا بلکہ عمل کو معیار کمال قرار دیا ہے اس سے اس نے اپنے الہامی کلام میں اندرونی حالات کی نقشہ کشی کی ہے اور گھریلو زندگی کو

رشد و ہدایت کے لئے منظر عام پر پیش کیا ہے قرآن حکیم اگر ان واقعات کو نہ ابھارتا تو حضرت نوح کی شریک زندگی اور جناب لوط کی بی بی کی ذہنیت سے باخبر ہونے کا کوئی ذریعہ نہ تھا قرآن مجید ان واقعات کو ضبط تحریر میں لاتا ہے۔ زوجہ نوح و لوط کے بارے میں ہے۔

ضرب اللّٰہ مثلاً للذین کفروا امرأۃ نوح و امرأۃ لوط کانتا تحت عبدین من عبادنا صالحین فخانتاھما فلم یغنیا عنھما من اللّٰہ شیئًا وقیل ادخلوا النار مع الدّاخلین (سورۂ تحریم پ۲۸)

خدا نے کافروں کی عبرت کے لئے نوح اور لوط کی بیبیوں کی مثل بیان کی ہے کہ یہ دونوں ہمارے نیک بندوں کے تصرف میں تھیں دونوں نے اپنے شوہروں سے دغا کی تو رشتۂ زوجیت اُن کے کام نہ آیا ان سے کہا جائے گا کہ تم دونوں جہنم میں پہونچنے والوں کے ساتھ داخل ہو۔

اس زلزلہ افگن آیت سے حسب ذیل امور ثابت ہیں۔

(۱) نبی و رسول کی بی بی کے لئے ضرور نہیں ہے کہ وہ زیور ایمان سے آراستہ ہو۔
(۲) ہر دو محترم نبی کی بیبیوں کا رویہ کفار کے لئے ایک ضرب المثل قرار پا رہا ہے۔
(۳) ان کی خیانت پر نظر قدرت نے پردہ نہیں ڈالا بلکہ قرآن میں خلعت لقا عطا کیا ہے۔
(۴) نبی کے رشتۂ زوجیت سے اُن کو کوئی فائدہ پہونچ سکتا تو یہ نہ کہا جاتا کہ فلم یغنیا عنھما من اللّٰہ شیئ دونوں کے شوہر خدا کے مقابلہ میں کچھ کام نہ آئے۔
(۵) ان کے آتش جہنم میں داخلہ کا اعلان عام ہے قیل ادخلا النّار مع الداخلین۔

ان چیزوں کو سامنے رکھکر فیصلہ ہوتا ہے کہ عصر نوح و لوط کے بعد مستقبل میں کسی نبی کی بی بی اطاعت شعار اور پیکر خیر نہو تو کوئی تعجب نہیں ہے اور دنیا اس دھوکہ میں نہ رہے کہ ازواج انبیا ہمہ تن قابل احترام ہوتی ہیں جس طرح عام لوگوں میں کچھ اچھے اور کچھ بُرے ہوتے ہیں اسی طرح انبیاء کرام کی بیبیاں بھی ہیں ان دو مخصوص خواتین کی خیانت پر ہم آئندہ اپنے محل پر تبصرہ کریں گے۔

زوجۂ آدم حضرت ابو البشر صفی خدا آدم علی نبینا وآلہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی رفیقہ حیات کا نام "حوا" ہے اور نوع انسان کی ماں وہی خاتون ہے جس کا تذکرہ قرآن مجید میں بڑے شاندار الفاظ میں ہے۔

یاآدم اسکن انت وزوجک الجنۃ وکلا منھا رغدًا حیث شئتما اے آدم تم اپنی بی بی سمیت بہشت میں رہو اور اس میں سے جہاں تمہارا جی چاہے کھاؤ (پیو) حضرت حوا کی خلقت میں

مسلم مورخین نے ٹھوکر کھائی ہے اور فرقہ شیعہ ان کے تخیلات سے بیزار ہے ابو جریر طبری مشہور مورخ نے انکی وجہ تسمیہ یہ بیان کی ہے کہ ان اللہ خلقت من شئی حی خلقہا اللہ من ضلع آدم۔

(تاریخ الامم والملوک جلد اول چاپ مصر صفحہ ۲)

ان کو حوا اس لئے کہتے ہیں کہ وہ ایک زندہ سے پیدا کی گئیں خدا نے ان کو جناب آدم کی پسلی سے پیدا کیا ،

کہیں کہیں شیعوں کی حدیثوں میں بھی اس مطلب کا ذکر ہے جنکو محققین علمائے شیعہ نے ضعیف اور تقیہ پر محمول کیا ہے اس قول کو اختیار کرنے میں چند خرابیاں لازم آتی ہیں۔

(۱) قدرت کا عجز ہے کہ وہ تخلیق آدم کے بعد دوسری مخلوق کو اسی سے پیدا کرے جو قادر مطلق مختلف مزاج کے اجزا کو دست وگریباں کر کے جامۂ انسانیت میں لایا وہ اسپر بھی قادر ہے کہ دوسرا پیکر خاک مرتب کرے اور اس کو بی بی قرار دے (۲) آدم و حوا میں جزو جسم ہونے کے لحاظ سے ایک ایسا رشتہ قائم ہو جاتا ہے کہ پھر آدم کے ازدواجی تعلقات ان سے ناروا ہو جاتے ہیں اور اگر اس کو جائز سمجھا جائے تو پھر ماں بیٹے اور باپ بیٹی کی شادی میں کوئی امر مانع نہ ہوگا حالانکہ اس پر کوئی انسان تیار نہیں ہے حضرت آدم ایک تو خود معصوم حیثیت تھے دوسرے جناب محمد مصطفےٰ صلعم کے مورث اعلیٰ ہونیکے لحاظ سے بھی ان کے دامن پر یہ بدنما داغ پہونچ نہیں سکتا۔ (۳) انسانیت کی خشت اول جب اخلاقی حیثیت سے کج واقع ہو جائے تو پھر سارا نتیجی قصر سرنگوں ہو جائے گا اور طہارت نسبی و سببی کا معیار بُری طرح ٹوٹ جائے گا۔

پھر حقیقت امر کیا ہے اس کو حدیث زرارہ میں صادق آل محمد نے واضح کیا ہے ان کے روبرو جبکہ یہ مسئلہ پیش ہوا اور کہا گیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں حوا کو خدا نے آدم کے پہلوئے چپ سے پیدا کیا ہے فرمایا کونسا امر ان اقوال کے بیان کرنے کا باعث ہے خدا ہمارے اور اس خیال کے لوگوں کے مابین حکم کرے یہ الفاظ جبین امامت پر شکن کا پتہ دیتے ہیں اور اظہار افسوس کی تصویر ہیں جسکو پیش کر کے فرمایا کہ جب حق تعالیٰ نے آدم کو خاک سے پیدا کیا اور فرشتوں کو ان کے سجدہ کا حکم دیا تو نیند کو ان پر غالب کیا (آدم سو گئے تو) ازسرنو ان کے لئے ایک مخلوق کو پیدا کیا اور پائین پا جناب آدم [illegible] حوا کو اپنے سامنے دیکھا (ترجمہ اردو حیات القلوب صفحہ ۴۲ جلد اول [illegible] ۱۹۲۶ء)

امام جعفر صادق علیہ السلام عللِ ادم اذ دیں فرماتے ہیں۔

اللھم صل علی امناحواء المطہرۃ من الرجس المصفاۃ من انداس المدنسۃ

من الانس المعروۃ بیت جمال القدس

خداوندا رحمت نازل کر ہماری ماں حوا پر جو ہر نجاست سے پاک کی ہوئی تھیں ان کا دامن عزت ہر دھبہ سے صاف اور وہ انسانوں میں فاضل تر تھیں وہ منزل قدس کی راہبر تھیں۔

(زاد المعاد اعمال ۵ رجب)

یہ عبارت حضرت آدم کی بی بی کے عصمت و طہارت کے اثبات میں وہ افادہ علمیہ ہے جس سے عام طور پر افراد ملت واقف نہیں ہیں

ایک شبہ اور اس کا جواب قرآن مجید میں ہے خلقکم من نفس واحدۃ وجعل منہا زوجہا لیسکن الیہا (پ ۹ ع ۱۴) (خدا نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا اور قرار دیا اس سے ان کی بی بی کو تاکہ اس کے ساتھ رہے۔ تفسیر میں ہے۔ الضمیر فی منہا لیس عائدا علی نفس بل ھو عائد علی الطینۃ التی فضلت عن طینۃ آدم وخلقت منہا حوا ء ای انہا خلقت مما خلق منہ آدم (تفسیر بحر محیط ص۱۵۵ ج ۲)

"منہا" کی ضمیر نفس کی طرف نہیں پھرتی بلکہ اس بچی ہوئی مٹی کی طرف پھرتی ہے جو خلقت آدم کے بعد باقی رہی تھی اور اس سے خلقت حوا ہوئی یعنی جس خمیر سے آدم کی خلقت ہوئی تھی اُسی سے حوا پیدا ہوئیں۔

زوجۂ حضرت شیث اولاد آدم میں ان کے صالح ترین فرزند حضرت ہابیل ظالم بھائی کے ہاتھ سے قتل ہو گئے اور نسل آدم ان کے دوسرے فرزند شیث سے قائم ہوئی جن کا نام "ہبۃ اللہ" بخشش خدا تھا اس نسل کا بقاء بھی حفظ نسب کے لحاظ سے مشکل تھا کیوں؟ اسلئے کہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ فرزندان آدم کا عقد کس کے ساتھ ہوا بہن بھائی کا رشتہ نکاح قبیح ہے اور نسل نبوت میں ایسی کمزوری قابل نفرت ہے مورخ طبری اس ناپاک دھبہ کو دامن تہذیب انبیاء پر ڈالنے میں غور نہیں کرتا ان ھابیل طلب ان ینکح اخت قابیل فابی علیہ (تاریخ الامم والملوک ج ۱ ص۶۹)

ہابیل (بیاہ بخدا) چاہتے یہ تھے کہ قابیل کی بہن کے ساتھ عقد کریں اس نے انکار کیا اسلئے یہ قتل واقع ہوا اگر حقیقت امر یہ ہے کہ حضرت آدم نے ہابیل کو اپنا خلیفہ بنانا چاہا تھا اور قابیل چاہتا تھا کہ خلافت مجھکو ملے اس حسد میں بھائی کو قتل کر دیا قتل ہابیل کو شادی بیاہ سے کوئی تعلق نہ تھا پھر کیا ہوا؟

ائمہ اہلبیت کے زریں اقوال میں اس کا بھی حل موجود ہے امام جعفر صادق کا قول موجود ہے کہ خداوند عالم نے فرزندان آدم میں ایک بھائی کے لئے جنیہ مسخر کی اور وہ ان کے عقد میں آئی اور دوسرے کے لئے بہشت

ہو بھی غرض اولاد آدم کی (اس غیر جنس سے جب نسل بڑھی تو دونوں بھائیوں کی اولاد چچا زاد بھائی بہن قرار پائیں ان میں آپس میں شادیاں ہوئیں انسان میں حُسن ورثہ اس حور کا ہے اور غصہ جنیہ کے سبب سے ہے (عرائس المجالس ثعلبی ص۲۸)

زوجۂ نوح آگے کے بیان میں تم کو معلوم ہوگا کہ نوح کی بی بی فرماں بردار نہ تھی قرآن مجید نے اسکی خیانت کا ذکر کیا ہے اور تفسیر میں ہے کہ جب حضرت نوح لوگوں کو ہدایت کرتے تھے تو یہ بدبخت قوم سے کہتی تھی کہ نوح تو دیوانہ ہے میں ان کے پاس برابر رہتی ہوں اور مجھے ان کی حالت مزاج خوب معلوم ہے اس کا نام داعلہ تھا قرآن مجید نے اعلان کیا ہے کہ حضرت نوح کی رسالت اس کے کام نہ آئی اور وہ مستحقین جہنم کے ساتھ داخل دوزخ ہوگی زمخشری نے تفسیر میں لکھا ہے۔

لما نافقتا وخانتا الرسولین لم تغن الرسولان عنهما بحق ما بینهما من وصلة الزواج اغناء من عذاب الله (تفسیر کشاف ص۲۱۰)

جب زوجۂ لوط اور نوح نے نفاق پر کمر باندھی اور خیانتیں کرنا شروع کیں تو دونوں پیغمبران کے کچھ بھی کام نہ آئے اور زوجیت کا رشتہ عذاب سے بچا نہ سکا۔

(نوٹ) واعلہ طوفان میں غرق ہوگئی اور جب بی بی سے حضرت نوح کی نسل بڑھی وہ خوش کردار تھی جناب رسول خدا صلعم اسی کی نسل سے تھے۔

حضرت آسیہ جن کی آغوش میں کلیم اللہ کی تربیت ہوئی

آسیہ اگرچہ کسی نبی کی زوجہ اور رسول کی حقیقی ماں نہ تھیں لیکن چونکہ ان کی گود میں موسیٰ بن عمران کی پرورش ہونے والی تھی اسلئے رب العزت نے ان کو اپنے دشمن اور ہمسری کا دعویٰ کرنے والے فرعون کے گھر میں رکھا تھا تاکہ کلیم اللہ غیر مومن ماحول سے محفوظ رہیں اور ان کی نشوونما ایمان کی گود میں ہو قدرت کے اس طرز عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر مذہب عورت کی آغوش میں ایک مسلمان بچہ کی پرورش بھی حکم الٰہی کے خلاف ہے مربیہ کے حرکات اور سکنات تخیلات طرز معاشرت کا اثر بچہ پر پڑنا لازم ہے خصوصاً دودھ پلانے والی عورت کے لئے جناب امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد ہے تخیّروا للرضاع کما تخیّرون للنکاح فان الرضاع یغیر الطباع (وسائل الشیعہ)

دودھ پلانے کے لئے عورتوں کے اختیار کرنے میں اسی طرح (حزم و احتیاط سے) کام لو جس طرح شادی بیاہ کے موقع پر (حسب نسب) دیکھکر عورت پسند کرتے ہو۔

طبرسی علیہ الرحمہ نے اس محل پر لکھا ہے کانت آسیۃ بنت مزاحم امرأۃ من بنی اسرائیل استنکحھا فرعون وھی من خیار النساء ومن بنات الانبیاء وکانت امّا للمومنین ترحمھم و تتصدق علیھم (مجمع البیان)

آسیہ دختر مزاحم بنی اسرائیل کی ایک عورت تھیں ان سے فرعون نے نکاح کیا تھا اور وہ اپنے زمانہ کی بہترین عورت تھیں ان کے اجداد میں چند انبیاء گزرے تھے وہ اہل ایمان کی ماں سمجھی جاتی تھیں ان پر ترحم کرتی تھیں اور خیرات کرتی تھیں ۔

محقق طریحی کا بیان ہے کلما اراد فرعون ان یمسّھا تمثلت لہ شیطانۃ یقاربھا ۔
(مجمع البحرین)

جب فرعون ارادہ کرتا تھا کہ ان سے ازدواجی تعلقات جاری کرے تو خداوند عالم ان کے ایمان کی لاج میں ایک شیطانیہ کو متمثل کرتا تھا جس سے خواہشات نفس پورے ہوتے تھے

حضرت زلیخا زلیخا کا تعلق نسلی لحاظ سے حضرت سرورکائنات صلوات اللہ وسلامہ علیہ سے تو نہیں ہے جو اُن کا اہل ایمان میں ہونا مسلمات سے ہو لیکن واقعات سے اُن کا صاحب فضل وشرف ہونا ثابت ہے کانت زلیخا من بنات الانبیاء وہ دختران انبیاء میں تھیں اور انجام بخیر ہوا اسکے شوہر کا نام عزیز تھا جو بادشاہ مصر کا خزانچی تھا اس کا عبرانی نام قطفیر اور توریت میں یوطیفار ہے بعض قدیم صحیفوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خواجہ سرا تھا اور اس لئے عبث زلیخا سے شادی کرلی تھی اور بعض اہل تحقیق کہتے ہیں کہ یہ نامرد تھا چنانچہ حضرت یوسف نے جب زلیخا سے عقد کیا تو اس کو دوشیزہ پایا اس سے حضرت یوسف کے جو اولاد ہوئی وہ یہ (۱) میشا (۲) افرائیم یوشع وصی موسیٰ انھیں کے پوتے تھے (۳) رحیمہ زوجہ ایوب ۔

زوجہ لوط واہلہ نام تھا قرآن مجید نے ان کی خیانت اور جہنم میں پہونچنے کا وعدہ کیا ہے اس کی شرارت یہ تھی کہ جب کوئی تازہ مہمان حضرت لوط کی خدمت میں آتا تھا تو آپ کی دل آزاری کے لئے قوم کے بدکار طبقہ کو خبر کر دیتی تھی قدرت کو یہ فعل ناپسند ہوا اور شوہر کی مخالفت نے قعر ذلت میں گرایا قرآن حکیم کے اس تذکرہ سے یہ فائدہ ہوا کہ زوجیت کام نہ آئی اور نبی کا شوہر ہونا کچھ بھی مفید نہ ہوا ۔

زوجہ موسیٰ کلیم اللہ کی بی بی حضرت شعیب نبی کی بیٹی تھیں ان کا نام صفورا یا صفراء تھا یہ وہی خاتون ہیں جو کلیم اللہ کے ہاتھ سے دنبیوں کے سیراب ہونے پر حضرت موسیٰ کے بلانے کے لئے گئی تھیں ان کے آغاز کا تو کوئی واقعہ تاریخ میں ایسا نہیں ہے جس سے اطاعت پر روشنی ڈالی جائے ۔

مگر انجام بلفظ آشنا ہے واقعہ یہ تھا کہ حضرت موسیٰ نے اپنے بعد کار ہدایت انجام دینے کے لئے یوشع بن نون کو جانشین کیا تھا اور وصی نبی کی وہی حیثیت ہوتی ہے جو ایک نبی کی ہونا چاہیئے تمام عالم اسلامی اس کے زیر نگیں ہوتا ہے۔ صفوراء کو چند مفسدہ پرداز لوگوں نے وصی موسیٰ کے خلاف آمادہ فساد کیا کشت وخون کی نوبت آئی مجلسی علیہ الرحمہ نے حالات حضرت یوشع میں لکھا ہے۔

پس یوشع بعد از موسیٰ بنیاد معتدلائے بنی اسرائیل بود و قیام با مور ایشاں می نمود و صبر کرد بر مشقتہا و آزارہا کہ از بادشاہان جور با و رسید در زمان او تا سہ بادشاہان از ایشاں ہلاک شدند و بعد از آں امر یوشع قوی شدہ و مستقل شد در امر و نہی پس دو کس از منافقان قوم موسیٰ صفوراء دختر شعیب را کہ زن موسیٰ بود فریب دادند با خود برداشتند و با صد ہزار کس بر یوشع خروج کردند و یوشع بر ایشاں غالب شد و جماعت بسیار از آنہا کشتہ شدند و بقیہ ایشاں گریختند باذن خدا و صفوراء دختر شعیب اسیر شد پس یوشع با او گفت کہ در دنیا از تو عفو کردم تا در قیامت پیغمبر خدا موسیٰ را ملاقات کنم۔

(حیات القلوب جلد دوم ص۲۳۳ چاپ نولکشور اڈیشن دوم

موسیٰ کے بعد یوشع کے ہاتھ میں کار ہدایت پہونچا اور نا مساعدت زمانہ سے ان کو بڑی سختیوں کا سامنا ہوا یکے بعد دیگرے تین حکومتوں کی مخالفت کا پامردی سے مقابلہ کیا جب ہر سہ حکام جور ہلاک ہو چکے تھے تو حکومت آلٰہیہ کو قوت پہونچی اور امر و نہی کی تعلیم میں کار فرما ہوئے پھر امت موسیٰ کے دو منافق تخریب پر تیار ہوئے اور زوجہ موسیٰ کو فریب دیکر یوشع سے جنگ پر تیار کیا گیا اور سو ہزار نفوس لیکر جنگ کی طرفین کی جانیں ضائع ہوئیں آخر میں دشمن پسپا ہوئے اور صفورا گرفتار ہو گئیں یوشع درسگاہ قدرت کے تعلیم یافتہ تھے انھوں نے اپنے اور زوجۂ نبی کے فیصلہ کو قیامت پر اٹھا رکھا اور بلا سزا رہا کر دیا۔

دوسری حدیث میں اس عبرت زا منظر کی کیفیت یہ بیان کی گئی ہے۔

و در حدیث معتبر از امام محمد باقر علیہ السلام منقول است کہ زن موسیٰ خروج کرد بر یوشع بن نون و بر زرافہ سوار شدہ کہ ایں جانور یست شبیہ بشتر گاؤ پلنگ (حیات القلوب ص۲۴۳)

(ترجمہ) امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ موسیٰ کی بی بی نے (وصی موسیٰ) حضرت یوشع پر جب خروج کیا تو وہ (شورش پسند عورت) زرافہ پر سوار تھی یہ جنگ نہایت نفرت خیز تھی لیکن یوشع کے کامیاب ہو جانے سے کم از کم حق بین نظروں میں وصی موسیٰ کی صداقت روز روشن کی طرح آشکار ہوئی لڑائی ایک وقتی اختلاف تھا مگر تذکرہ حق و باطل روز قیامت تک کے لئے صفحۂ تاریخ پر رہ گیا اور مستقبل کے لئے حقیقت کی ایک مثال قائم ہو گئی فافہم و تدبر۔

اہلسنت کے مورخین طبری اور ثعلبی اور خاوندشاہ نے بھی بنی اسرائیل کے سرکش دشمنوں سے یوشع کے جہاد کا ذکر کیا ہے اور توریت میں بھی یہ جنگ نظرانداز نہیں ہوئی فرق اسقدر ہے کہ فریق مخالف کے نام پردۂ خفا میں ہیں۔

زوجہ یونس یہ وہی محترم نبی ہیں جنکے حدود عمل نینوا کے دیہات تھے ان کی باکمال ذات میں وہ تمام صفتیں جمع تھیں جو ایک نبی میں ہونا چاہئیں۔ ان کی بی بی بھی نہایت تندخو اور بدمزاج واقع ہوئی تھی۔

ان قوما دخلوا علی یونس بن متی فاضافھم فکان یدخل ویخرج الی منزلہ فتؤذیہ امرأتہ وتستطیل علیہ وھو ساکت فتعجبوا من ذالک فقال لا تعجبوا فانی سألت اللہ تعالیٰ وقلت ما انت معاقب لی بہ فی الاخرۃ فعجلہ لی فی الدنیا فقال ان عقوبتک بنت فلان تتزوج بھا وانا صابر علی ما ترون منھا۔

(احیاء العلوم صـ۳۰ جلد دوم غزالی)

حضرت یونس کے پاس ایک قوم وارد ہوئی اور آپنے اُن سب کو مہمان کرلیا اور کبھی گھر میں گئے اور کبھی باہر نکل آئے بی بی نے ان کو اذیت دینا شروع کی اور یہ طویل سلسلہ باقی رہا مگر خدا کا نبی خوش تھا مہمانوں کو اس صبر و شکیب سے تعجب ہوا یونس نے کہا کہ حیرت نہ کرو میں نے تو خود خدا سے سوال کیا تھا کہ مجھ سے حشر کے دن کوئی بازپرس نہ ہو جو کچھ ہونا ہے وہ دنیا ہی میں جلد ہو جائے خدا نے میری استدعا کا جواب دیا کہ تمہاسے امتحان کی منزل فلاں شخص کی دختر ہے اس سے شادی کرو میں نے اس سے تزویج کی اور اب میں ان سب مشکلات پر صبر کرتا ہوں جو تم لوگ دیکھتے ہو

غالباً عورت کی بیوفائی دیکھکر حضرت یحییٰ بن ذکریا مجرد رہے اور جناب عیسیٰ بن مریم نے تاحیات شادی نہیں کی حتی کہ حافظ حقیقی نے ان کو فرش خاک سے اُٹھاکر عالم بالا میں جگہ دی اور بجائے اولاد سے نسل قائم ہو کر کار ہدایت انجام پانے کے حواریین نے دین عیسوی کی تبلیغ کی۔

ثابت ہوا کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ نبی کی بی بی اطاعت شعار بھی ہو تبلیغ دین میں اگر عورت کو کوئی مدخلیت ہوتی تو اس کا نیک کردار ہونا ضروری تھا وہ شریک زندگی ہے نہ شریک تبلیغ شریک تبلیغ عموماً نبی کا بھائی ہوا کرتا ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ نے حضرت ہارون کے لئے دعا کرتے ہوئے واشرکہ فی امری کہکر اس مسئلہ کو صاف کردیا ہے لیکن اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ بیبیوں کے نفاق سے انبیاء کو کیا ملا ۔

دنیا تکلیف اور مصائب کا گھر ہے یہاں اہل ایمان کو ایک لمحہ کے لئے بھی آرام نہیں بیماری کی سختی دشمن کی شماتت فلک کی ڈالی ہوئی ہر مصیبت کے لئے نامۂ عمل میں ایک اجر ہے بلکہ جسم میں ایک خار نے بھی اگر اذیت پہونچائی ہے تو وہ صدمہ بھی خالی از ثواب نہیں لہٰذا دار امتحان میں بھیجکر پہلو نشین کا مخالف ہوجانا بھی ایک امتحان ہے حدیث میں معصوم کا ارشاد ہے اغلب الاعداء للمومن زوجۃ السوء مومن کے لئے سب سے زیادہ اذیت رساں دشمن اس کی بدکردار بی بی ہے۔

(مکارم الاخلاق طبرسی علیہ الرحمہ ص۱۲۱)

سقراط کی بی بی حضرت یونس کی طرح غیر معصومین میں بھی بعض ایسے بلند ہمت ہیں جو جان بوجھکر بدخلق عورت سے شادی کرلیتے ہیں سقراط نے جس عورت کو رفیقۂ حیات بنایا تھا وہ نہایت بدمزاج اور شورش پسند تھی لیکن سقراط مساوی درجہ کے صبر کے ساتھ اس کی تمام سختیاں برداشت کرتا رہا اور جب اس سے ایسی عورت کے ساتھ شادی کرنے کا سبب دریافت کیا تو اس نے کہا کہ شہسوار صرف وہی لوگ ہیں جو شریر سے شریر گھوڑے پر سواری کی مشق کرتے ہیں جب بدمعاش گھوڑے کو انھوں نے قابو میں کرلیا تو سیدھے جانور کو مطیع کرلینا دشوار نہیں ہے چونکہ مجھے انسانوں میں رہنا ہے اس لئے میں اسکے ساتھ نباہ کرسکا تو پھر مجھے دنیا میں کسی کے ساتھ نباہ کرنے میں دشواری نہ ہوگی تاریخ روضۃ الصفاء میں اس محل پر حسب ذیل الفاظ ہیں۔

چوں بجہت بقائے نسل او را تزویج تحریص نمودند دراں باب شرائط تاکید تقدیم رسانیدند جواب داد کہ اگر ازیں معنی چارہ نیست زنے بدست آرم کہ در سفاہت بے نظیر ودر لاملت بے شبیہ باشد تا بر جفا ہائے وے صبر کردہ (روضۃ الصفاء جلد اول)

(ترجمہ) جب بقاء نسل کے لئے سقراط کو شادی کی طرف رغبت دلائی اور شرائط پیش کئے تو اس نے جواب دیا کہ اگر شادی کئے بغیر چارہ نہیں تو میں ایک عورت لانا چاہتا ہوں جو بیوقوفی میں اپنی نظیر نہ رکھتی ہو اور سخت مزاج ہونے میں اسکی کوئی مثال نہ ہو تاکہ میں اس کی جفاؤں پر صبر کروں۔"

زوجۂ سقراط کا ذکر تو ضمنی تھا انبیاء کے حالات ہم نے اسلئے لکھے ہیں کہ پیغمبر خدا صلعم کی مسلمہ حدیث ہے کہ جو کچھ امم سابقہ میں ہوا وہ اس امت میں بھی ہوگا خصوصًا بنی اسرائیل کا ہر نقش اس امت میں ابھرنا چاہیئے تو اب باب ماضی کا جائزہ لینے سے واضح ہوتا ہے کہ ازواج انبیاء میں حضرت حوا، جناب ہاجرہ، پیکر خیر تھیں تو زوجۂ لوط و نوح و یونس وغیرہ مجسمہ شر

لہذا جناب سرورِ کائنات صلوات اللہ وسلام علیہ چونکہ مظہر صفات انبیاء بھی تھے اس لئے ان کی بیبیوں میں دونوں صنف کی عورتیں ہونا چاہیئے اطاعت شعار بی بی کی ضرورت تو اسلئے ہے کہ وہ مرکز عصمت اور سرچشمۂ امامت قرار پائے اور نافرمان عورتوں کی ضرورت اسلئے ہے کہ نوح اور سقراط کی طرح اپنے صبر و شکیب کے جوہر دکھائیں۔

بہترین بیبیاں اس میں کیا شک ہے کہ وہ ازواج جو امہات مومنین تھیں ان میں جناب خدیجہ بہترین عورت تھیں جو سلسلہ عصمت کی مرکز اور امامت و نبوت کی ودیعت گاہ ہوں ان کو زیور عمل سے آراستہ ہونا بھی ضروری ہے نبی اور وصی نبی امام و خلیفہ کی ماں کو بت پرست نہ ہونا چاہیئے۔

فخر الدین رازی نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد تفسیر میں نقل کیا ہے۔

لم ازل انقل من اصلاب الطاھرین الی ارحام الطاھرات۔

(تفسیر مفاتیح الغیب جلد سوم تقطیع کلاں ص۳۴۷)

(ترجمہ) میں پاکیزہ صلبوں اور طاہر رحموں میں ہمیشہ منتقل ہوتا رہا، شیعوں کی کتابوں میں یہ مقصد اور زیادہ روشن الفاظ میں ملے گا۔ زیارت جناب سرور کائنات صلوات اللہ وسلام علیہ میں ہے۔

اودعتہ فی الاصلاب الطاھرۃ ونقلتہ منھا الی الارحام المطھرۃ لطفا منک لہ وتحننا منک علیہ اذ وکلت لصونہ وحراستہ وحفظہ وحیاطۃ من قدرتک عینا عاصمۃ حجبت بھا منہ انس العھر ومعائب السفاح حتی رفعت بہ نواظر العباد واحییت بہ میت البلاد بان کشفت عن نور ولادتہ ظلم الاستار والبست حرمک بہ حلل الانوار۔ (زاد المعاد چھاپہ قدیم مترجم ص۵۹۳)

(حاصل مضمون) از راہ لطف نور نبوی کو امانت رکھا پاکیزہ صلبوں میں اور وہاں سے پلٹایا طاہرات مستورہ رحموں کی طرف یہ ایک مہربانی تھی تیری آنحضرت پر اور موکل کیا تو نے اپنی قدرت کاملہ سے ان کی حفاظت و حراست اور چاروں طرف سے گھیر لینے کے لئے حفاظت کرنے والی آنکھ کو جس کے سبب سے زنا کی گندگی اور ناجائز تعلقات کے عیوب قریب نہیں آنے پائے یہانتک کہ ان کی شرافت کے سبب سے بندوں کی نگاہوں کو (نیچا ہونے سے بچایا) بلند کیا اور ان کے برکات سے مردہ شہروں کو زندہ کیا اور ان کی پیدائش کی روشنی سے تاریکی کے پردے چاک کئے اور اپنے حرم کو نور کے خلعت سے آراستہ کیا۔

یہ تمام الفاظ قرآن مجید کی ایک آیت کی تفسیر ہیں۔

وتوکل علی العزیز الرحیم الذی یراک حین تقوم وتقلبک فی الساجدین پ۱۹ سورہ شعراء
اے پیغمبر آپ اس خدا پر جو غالب اور بڑا مہربان ہے بھروسا رکھئے جب آپ (عبادت الٰہی میں) کھڑے ہوتے ہیں تو خدا آپ کو دیکھتا ہے آپ کو وہ سجدہ کرنے والوں کے صلب میں پلٹاتا رہا۔

اس کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے جو کافی میں درج ہے امام جعفر صادق نے فرمایا کہ جبرئیل حضرت سرور کائنات صلعم پر نازل ہوئے اور عرض کیا یا محمد ان ربک یقرءک السلام و یقول انی حرمت النار علی صلب انزلک وعلی بطن حملک وحجر کفلک فالصلب صلب ابیک عبد اللہ ابن عبد المطلب والبطن الذی حملک فآمنة بنت وهب واما حجر کفلک فحجر ابی طالب وفی روایة فاطمة بنت اسد

اے محمد پروردگار آپ کا آپ کو سلام کہتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ ہم نے آتش جہنم کو حرام کیا ہے اس پشت پر جس پر آپ کا نور نازل ہوا اور اس شکم پر جس نے آپ کو اٹھایا اور اس آغوش پر جس نے آپ کی پرورش کی تو اب مراد صلب سے آنحضرت کے پدر بزرگوار عبداللہ کا صلب ہے اور جس بطن نے آپ کا بار اٹھایا وہ جناب آمنہ بنت وہب ہیں اور وہ گود جس میں تربیت ہوئی حضرت ابو طالب اور فاطمہ بنت اسد ہیں۔

شوہروں کی اطاعت نہ کرنے والی عورتوں کا مآل پیغمبر خدا کی زبانی

رسول پر جو احکام امت کے انذار اور تبشیر کے لئے نازل ہوئے اس میں عمومی حیثیت سے آپ کے خاندان کو بھی دخل ہے لہذا تمام وہ روایات جو عورتوں کی نافرمانی اور ان کے عقاب پر مشتمل ہیں ان سب میں ازواج کو بھی دیگر عورتوں کے ساتھ رشد و ہدایت کا حق دیا گیا ہے حدیث شب معراج میں جناب سرور اکرم صلوات اللہ و سلامہ علیہ جناب امیر المومنین کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں خلاصہ مضمون یہ ہے۔

یا علی جس رات مجھکو آسمان پر لے گئے تو میں نے اپنی امت کی چند عورتوں کو دیکھا بڑے ہی سخت عذاب میں اور میں انھیں کے عذاب دردناک سے رو رہا ہوں ایک عورت تو وہ تھی جس کو اسکے سر کے بالوں سے لٹکا دیا تھا اور اس کے سر کا مغز کھول رہا تھا اور ایک عورت اس طرح دیکھی کہ اس کو زبان باندھکر معلق کیا تھا اور ایک عورت کو دیکھا کہ وہ سینہ کے بھل لٹک رہی ہے اور ایک دونوں پیر باندھکر لٹکا دی گئی تھی اور ایک عورت کو دیکھا کہ اسکو اسکے جسم کا گوشت کھلایا جا رہا ہے

اور آگ اس کے نیچے شعلہ ور ہے الخ

حضرت خاتون جنان فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا بھی تشریف رکھتی تھیں قلب مبارک پر اثر پڑا اور پیغمبر خدا سے پوچھا کہ اے میرے پدر بزرگوار مجھے خبر دیجئے کہ ان عورتوں کے کیا اعمال تھے ؟ رسول نے فرمایا کہ اے دختر گرامی وہ عورت جو اپنے بالوں سے معلق تھی وہ اپنے بال نامحرموں سے نہ چھپاتی تھی اور جو زبان سے معلق تھی وہ اپنے شوہر کو اذیت دیتی تھی اور جو اپنے سینہ کی مدد سے نصب تھی وہ شوہر کو اپنے قریب آنے نہ دیتی تھی اور مانع ہوتی تھی اور جس کے پاؤں بندھے ہوئے تھے وہ شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نکلتی تھی اور جو اپنے جسم کا گوشت کھا رہی تھی وہ اپنے شوہر کے سوا) نامحرموں کے لئے سنگار کرتی تھی آخر حدیث میں فرمایا وائی ہو ہر اس عورت پر جو اپنے شوہر کو غضبناک کرے اور خوشا حال اس عورت کا جو اپنے شوہر کو راضی رکھے ۔

(حیات القلوب مجلسی علیہ الرحمہ ج ۲ ص۴۲۲ مطبع نولکشور کا غذ خائی)

یہ واقعات اس قدر مشہور ہیں کہ انکو تحفۃ العوام کے مؤلف تک نے نظم کر کے نشر و اشاعت کا اجر و ثواب حاصل کیا ہم نے اصل ماخذ سے اس کا ترجمہ اسلئے پیش کیا ہے کہ جو مسلمان زوجیت کو ایک شرف سمجھتے ہیں ان کے سامنے پیغمبر خدا صلعم کی یہ آواز بھی آجائے کہ ایک امتی کی بی بی اگر اطاعت نہ کرے تو یہ عظیم عقاب ہے از دواج نبی کو اور زیادہ اطاعت کا حکم ہے فافہم وتدبر ۔

اطاعت اور نافرمانی کا ایک اور منظر

زوجہ کو شوہر کی اطاعت کرنا چاہیئے اور اگر وہ شوہر عصمت پوش ہو تو اس کا اقتدار اور عظمت اور بڑھ جائیگی رسول کی چند حدیثیں ملاحظہ ہوں ۔

(۱) ایک عورت نے خدمت نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا حضرت بی بی پر میاں کا کیا حق ہے پیغمبر خدا نے بی بی کے تمام فرائض بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ عورت بغیر اپنے میاں کی اجازت کے باہر نہ جائے اگر بلا اجازت گھر کے باہر جائے گی تو آسمان کے فرشتے اور رحمت و غضب کے ملائکہ اس پر لعنت کرینگے ۔ (مکارم الاخلاق طبرسی)

اگرچہ یہ روایت پیغمبر خدا نے اپنی امت میں معاشرتی زندگی کے حدود قائم کرنے کے لئے فرمائی ہے لیکن اس سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ زوجۂ لوط اور نوح اور موسیٰ بغیر اذن شوہر جو گھروں سے نکل کر ان معصوم ہستیوں کی تذلیل کی در پے تھیں وہ بھی رحمت خدا سے دور ہوئیں اور جب عام امتی کی بی بی کو

گھر سے نکلنے کا حکم نہیں ہے تو کسی مرسل کی رفیقۂ حیات کو بدرجۂ اولیٰ شوہر کے گھر سے خروج کا حق نہیں ورنہ جس منزل پر عام عورت آسکتی ہے اس منزل پر زوجۂ نبی بھی پہونچ سکتی ہے۔

(۲) جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ اگر خدا کے سوا کسی دوسرے کو سجدہ کرنے کا حکم دے سکتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں۔

(۳) یہ بھی وارد ہوا ہے جہاد المرء حسن التبعل عورت کا جہاد شوہر کو راضی رکھنا ہے یعنی وہ اجر و ثواب جو ایک مجاہد کو میدان حرب میں لڑ بھڑ کر حاصل ہوتا ہے وہ عورت گھر بیٹھے اطاعت شوہر میں پاتی ہے۔

غیر مطیع عورتوں کے ساتھ رسولخدا کے عقد کا راز

گذشتہ بیانات پڑھنے کے بعد غالباً اب یہ سوال باقی نہیں رہتا کہ مرسل نے باں علم و کمال ایسی عورتوں سے عقد کیوں فرمایا جن سے اطاعت کی امید نہ تھی۔

(۱) حضرت نوح لوط یونس موسیٰ انبیاء کرام کی نظیریں سامنے تھیں سقراط کا مقولہ دنیا میں شہرت حاصل کر چکا تھا سب کو جانے دیجئے شیخ سعدی جو نہ امام تھے نہ پیغمبر ان کی بی بی عمر بھر ان کو دس دینار کا خریدکردہ غلام سمجھتی رہیں۔ (حیات سعدی ص۱۲۵)

اور اسلام کے اس مشہور مصلح اور ناصح کو جن مشکلات کا سامنا ہوا اسکو انھیں کا دل جانتا ہے لہٰذا رسول اللہ کے اقدام کا بھی وہی راز تھا جو سقراط وغیرہ کا تھا۔

(۲) عرب کے بیشتر قبائل آپکے دشمن تھے کفار قریش کا ارادہ تھا کہ کسی نہ کسی طرح آپ کو قتل کر دیا جائے اور خون میں تمام عرب کے قبیلے شریک ہوں اس ظالمانہ اسکیم سے بچنے کی ایک صورت یہی تھی کہ وہ عرب کے مشہور قبیلوں میں نکاح کریں اور اپنا حلقہ وسیع کر کے ہمہ گیر مخالفت کو مسدود کر دیں اور یہ سیاست اسلام کے فروغ میں مدد پہونچائے۔

(۳) دنیا امتحان گاہ ہے اور یہاں قدم قدم پر انسان کو مشکلات کا سامنا ہوتا ہے پیغمبر اکرم کا یہ بہت بڑا امتحان تھا کہ وہ بدخو عورتوں کے ساتھ بسر کریں حدیث میں ہے نبی ولا مؤمن الا وله قرابة یوذیه اوجار یوذیه کوئی نبی اور مومن ایسا نہیں مگر یہ کہ اس کا قریبی رشتہ دار اس کو اذیت دیتا ہے یا ہمسایہ تکلیف پہونچاتا ہے اذیت رساں اگر پہلو نشین ہو تو دنیا میں آنے کا مقصد پورا ہوتا ہے۔

(۴) عموماً سن رسیدہ لوگ نو عمر عورتوں سے شادی کر کے اپنی پہلی بی بی کی اولاد سے غافل ہو جاتے ہیں

اور ساری توجہ ان کی نئی بی بی کی طرف رہتی ہے خدا کو یہ دکھانا تھا کہ رسول اس عقد کے بعد اپنی اکلوتی بیٹی فاطمہ کی وہی عزت کرتے ہیں جس کی وہ حقدار ہیں۔

(۵) ارشاد ساری شرح صحیح بخاری کے بسط الفہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر خلیفہ دوم نے اپنی بیٹی حفصہ کا بیاہ نہ دو دیا تھا پیغمبر خدا کے لئے انکار کرنا اُن کی مخالفت کا سبب ہوتا اور تنگ نظر مسلمان جو رسالت میں ہمیشہ شک کیا کرتے تھے آپکی ذات کے بارے میں کوئی مزید شک کرتے بنی اسرائیل کی یہ بے ادبی اور جہالت تاریخ میں موجود ہے کہ وہ حضرت موسیٰ کو العیاذ باللہ آلات تولید سے محروم سمجھتے تھے اور جناب یحییٰ کا شادی نہ کرنا ان کے غلط خیال کی بنا پر معاذ اللہ ان کے نا قابل ہونے کی وجہ تھی۔ (دیکھو تاریخ عرائس المجالس صفحہ ۲۳۵ چھاپ مصر ۱۳۲۴ھ) جناب عیسیٰ پر یہ الزام کہ وہ بے باپ کے پیدا ہوئے اسلئے تاہل زندگی کی ان میں صلاحیت ہی نہیں خدا محفوظ رکھے ان تخیلات سے۔

(۶) رواداری کا قائم رکھنا ضروری چیز تھی تاکہ بعض انتہا پسند یہ نہ سمجھیں کہ منافق کے ساتھ شادی بیاہ نہیں ہو سکتا اتحاد اسلامی کو باقی رکھنا اور باطنی حالات کو نظر انداز کر کے ظاہر پر عمل عقلا کا شیوہ ہے اس سے شیرازہ اسلام بکھرنے نہیں پایا۔

(۷) زمانہ جاہلیت میں زنا کا عام رواج تھا رسولؐ نے بنص قرآن ہر عورت سے بیعت کے وقت یہ شرط کی تھی کہ زنا نہ کرنا چوری نہ کرنا اولاد قتل نہ کرنا اس آزادی کے دور میں بعض عورتوں سے اس کا اندیشہ تھا کہ وہ اپنی اگلی حالت پر نہ آجائیں اور مبادا وہ آزادی جوان کی عفت برباد کر دے اور نسلی معیار ختم ہو جائے اس لئے آپ نے عقد کر کے اپنے غیر معمولی طاقت سے ان کے جذبات کو اپنی نگرانی میں رکھا اور اسلام کو بدنامی کے داغ سے بچایا۔ آزاد منش عورتوں کے چال چلن کا تحفظ کسی امتی کے ساتھ رشتہ میں پورا ہونا پیغمبر طاقت و قوت میں امت سے ممتاز ہوتا ہے اس لئے انکاح کا حق خصوصی اس کو حاصل تھا۔

(۸) جس طرح نوح کی مخالفت نے ابنیت کے رشتہ کو تار تار کر دیا اسی طرح زوجہ کی مخالفت بھی اس کے اعزاز ذاتی کو خاک میں ملا دے گی اور زوجیت سے فائدہ اٹھایا نہیں جا سکتا بسر ہو یا زوجہ اپنے اعمال سے خدا کو راضی کرے۔

(۹) زوجیت کا منصب اس لئے بھی قابل لحاظ نہیں ہے کہ یہ رشتہ وہ نہیں ہے جو بقاء اور دوام کا ضامن ہو اور جس کا ساتھ ہو گیا وہ قیامت تک کے لئے بی بی ہے طلاق کا قانون اس رشتہ کو کاٹ دیتا ہے لہذا دائرہ ازدواج کی وسعت کوئی خاص امر نہیں ہے دیکھنا یہ ہے کہ بی بی وہ قابل احترام ہے

الواعظ بکڈپو

(ممبر یہ الواعظ کے تالیفات)

حدیث کساء مستند علاوہ محصولڈاک ۴ر

حدود ذاکری رگذشتہ دو سال کا محرم نمبر) ۸ر

حالات آغا سید ابوالحسن اصفہانی مجتہد اعظم ۴ر

زیارت ناحیہ کے ایک فقرہ کا حل ۴ر

بہشت شہید ۱ر

دفن شہداء ۲ر

حفاظت کے تعویذ ۱۰ عدد ۵ر

سلسلہ سوانح حیات شہداء کربلا

عجائب الانوار حالات عقد قاسم دو جلد صہ

فہرست کتب بالتصویر ۴ر

سوانح عمری حضرت مسلم بن عقیل عہ

نوٹ

سوانح عمری حبیب بن مظاہر سوانح عمری زہیر بن قین، سوانح عمری برادران حضرت عباسؑ، تاریخ حضرت علی اصغر ختم ہوگئیں سرمایہ فراہم ہونے پر انشاءاللہ دوبارا شائع ہونگی

شیعہ دینیات کا کورس

مؤلفہ مولانا حکیم سید محمد قاسم صاحب قبلہ

الہ آبادی علاوہ محصولڈاک ۱۲ر

منیجر الواعظ لکھنؤ



نمبر ۱۶۷۸ وی پی پچاس روپیہ بابت ...

عالیجناب امیر الامراء نواب آغا سالار جنگ بہادر بالقابہ

6 A

حیدرآباد دکن

Hyderabad
Deccan

بادشاہ مرزا نے لکھنؤ ... پرنٹر و پبلشر نے الواعظ ... پریس ... سے شائع کیا